بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

ملک بھر میں اس وقت خاصی گہماگرمی اور گہماگہمی پائی جاتی ہے۔ مختلف اتحاد بن رہے اور کچھ بن بن کر بگڑ رہے ہیں۔ دوسری طرف کابینہ کی تشکیل کے قصے بھی سنے جا رہے ہیں۔ وہ کابینہ جو مدت سے بن رہی اور جس کے امیدوار اب انتظار کر کے تھک چکے ہیں اور ان سطور کے چھپنے تک شائد مزید التوا کی خبریں بھی چھپ چکی ہوں۔

ملک کے اندر یہ کیفیات ہیں اور ملک سے باہر حالات نئی سے نئی کروٹیں لے رہی ہیں۔ روس بڑی حد تک افغانستان میں اپنے جارحانہ عزائم کی تکمیل کر چکا ہے اور مزید فتوحات اور پیشقدمیوں کے منصوبوں کو بروئے کار لا رہا اور وطنِ عزیز کے گرد اپنا گھیرا تنگ کر رہا ہے۔ امریکہ اور یورپ کی تلخ نوائی میں بھی تبدیلی ہو رہی ہے اور ایسا دکھائی دیتا ہے کہ روس کے ساتھ کچھ لو اور کچھ دو کے اصولوں پر مفاہمت اور سودے بازی کا سلسلہ شروع کیا جا چکا اور دنیا کی بندر بانٹ میں اپنے اپنے مفادات کے بہتر تحفظ کا سامان کیا جا رہا ہے۔

بھارت بڑی تیزی سے دنیا کی روائتی طور پر چھٹی اور واقعاتی طور پر چوتھی بڑی طاقت بننے کی بھرپور تیاریوں میں مشغول و مصروف ہے اور دنیا بھر کے اسلحہ خانوں کے بہترین اسلحہ جات سے اپنی فوجوں کو لیس اور اپنی عسکری قوت میں بے تحاشہ اضافہ کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ پاکستان کے دشمن غدار اور اس کو دولخت کرنے والے شیخ مجیب کی بیٹی کو بھی کروڑوں روپے دے کر بنگلہ دیش بھیجا جا رہا اور ان کو از سرِ نو اپنے زیرِ تسلط لانے کے لئے سازشیوں کے تانے بانے بنے جا رہے ہیں۔

ایران کی صورتِ حالات ہنوز ابتر ہے۔ اسلامی مصالحتی مشن کی کوشش ابھی تک بار آور نہیں ہو سکیں اور نہ جانے مستقبل قریب میں کیا صورت ہو لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اگر خدانخواستہ ایران کی یہی حالت رہی تو کمیونزم کا عفریت جو مدت سے اُسے ہڑپ کرنے کی تاک میں ہے۔ اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دے گا اور اگر ایسا ہو گیا تو پاکستان کے گرد حصار تنگ تر ہو جائے گا

اور ایسے حالات کا تصور کر کے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

گرد و پیش اور دنیا کے حالات کے اسی تناظر میں دیگر اسلامی ملکوں میں بھی اسی یکجہتی اور یگانگت کا فقدان ہے جو اس قسم کے نازک مواقع پر دینِ حنیف کی تعلیمات کے مطابق ہونی چاہیئے کہ کسی نے اپنا رخ مشرق کی طرف کر رکھا ہے اور کسی نے مغرب کی طرف کوئی شمال کی جانب دیکھ رہا ہے۔ اور کوئی جنوب کی جانب اور ساتھ ہی ساتھ ایک دوسرے سے مکمل بے نیازی اور بے رخی جبکہ مسائل مشترک ہیں۔ اور مشکلات بھی سانجھی ہیں ——— وائے افسوس! کہ کارواں کے دل میں احساسِ زیاں بھی موجود نہیں۔

ان سارے حالات کو دیکھتے ہوئے ہم بڑی دلسوزی اور دردمندی سے اپنے صاحبانِ اقتدار کو یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اگر ان تک ہماری آواز پہنچے کہ جب تک ملک کے اندرونی حالات درست نہیں ہوتے ہم ان بیرونی حالات وخطرات سے عہدہ برآ ہونے کی سکت نہ رکھیں گے اور اندرونی حالات کی استواری کے لئے ضرورت ہے رواداری، کشادہ ظرفی بلند حوصلگی اور اقتدار کو عوام کے ہاتھوں میں منتقل کرنے کی اس انداز اور اس طریقے سے کہ عوام محسوس کریں کہ ہم شریکِ اقتدار اور زمامِ اختیار کے مالک ہیں۔

تیز و تند نعرے اور ان کے مقابلے میں تلخ و ترش الزامات عارضی کا خیال ناپائیدار امن و سکون کا سبب تو بن سکتے ہیں۔ مکمل امن وامان اور قومی یکجہتی کا باعث نہیں بن سکتے اور ہماری یہ بھی پختہ رائے ہے کہ الزامات اور جوابی الزامات کسی بھی حکومت کے بقا اور استحکام کی بنیاد نہیں بن سکتے بلکہ اس کے لئے ٹھوس اور پائیدار اقدامات کی ضرورت ہوتی ہے۔

بنابریں ہمارا مشورہ یہ ہے کہ حالاتِ موجودہ میں کسی ایک پارٹی کے افراد سے کابینہ کی تشکیل حالات کی درستگی کی بجائے اور زیادہ خرابی اور استواری کی جگہ اور زیادہ برہمی کا سبب بنے گی۔ اب تو اقتدار کے بہت شیدائی اور فدائی جمگھٹا کرنے اور پرے باندھنے کو آمادہ و تیار ہوں گے۔ مگر کڑے وقت میں شاید ہی کوئی مردانگی کے ساتھ کھڑا رہ سکے۔

اس کے برعکس اگر حکمران گروہ ملکِ عزیز کی عزت و بقا کی خاطر ان تمام لوگوں کو ایک میز پر اکٹھا کر سکے جو اس ملک اور اس کی قدروں سے محبت رکھتے ہیں اور ان کے مشورہ سے کوئی اصلاحِ احوال کے لئے اقدام کیا جا سکے تو یہ ملک اور قوم کے لئے بھی بہتر ہوگا اور حالاتِ موجودہ میں پوری امتِ مسلمہ کے لئے بھی مفید اور سودمند۔ وما علینا الا البلاغ